ملفوظاتِ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ

محمود اشرف عثمانی
اُستاذ الحدیث و نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

مکتبہ دار العلوم کراچی

ملفوظات امام شافعیؒ

الإمام الشهير أبو عبدالله محمد بن ادريس الشافعي رحمه اللّٰه تعالیٰ

١٥٠ .... ٢٠٤ھ

(۱) (۱)...... امام شافعی کا سلسلہ نسب یہ ہے:

ابوعبداللہ محمد ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن المطلب بن عبدالمناف.

عبد مناف پر جا کر امام شافعیؒ کا سلسلہ نسب حضور ﷺ سے جا ملتا ہے.

فائدہ: مطلب اور ہاشم یہ دونوں عبد مناف کے بیٹے تھے اور دونوں آپس میں سگے بھائی بھی تھے. ہاشم نے مدینہ منورہ میں ایک خاتون سے شادی کی جس سے بچہ پیدا ہوا اس بچہ کا نام "شیبۃ الحمد" رکھا گیا اور یہی بچہ بعد میں عبدالمطلب کے نام سے معروف ہوا اور یہی عبدالمطلب حضور ﷺ کے دادا ہیں۔ اور قصہ یہ

---

(۱) اس نمبر سے شروع ہونے والی معلومات وملفوظات حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (۷۷۳۔۸۵۲) کی کتاب "توالي التاسيس لمعالي محمد بن ادريس" (طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۶ھ) سے ماخوذ ہیں۔ ۱۲ محمود اشرف عثمانی

ہوا کہ ہاشم تجارت کیلئے شام گئے وہاں ان کا انتقال ہو گیا۔ ہاشم کے بھائی مطلب کو یہ خیال ہوا کہ میرا بھتیجا ''شبیۃ الحمد'' مدینہ منورہ میں ہے میں اسے مکہ مکرمہ لاؤں تا کہ اپنے خاندان میں اس کی پرورش ہو۔ شبیۃ الحمد اب سمجھدار ہو چکے تھے لہٰذا ماں نے انہیں ان کے چچا کے ساتھ بھیج دیا جب یہ اپنے بھتیجے ''شبیۃ الحمد'' کو پیچھے سوار کئے ہوئے مکہ مکرمہ آئے تو کسی نے کہا یہ ''عبدالمطلب'' یعنی مطلب کے غلام ہیں؟ تو ان کا یہ نام چل پڑا۔ اور بعض حضرات کا کہنا یہ کہ مطلب نے چونکہ اپنے بھتیجے ''شبیہ الحمد'' کی پرورش کی اور ان کو پالا پوسا اس لئے اس احسان کی بناء پر انہیں عبدالمطلب کہا جانے لگا کیونکہ دور جاہلیت میں ایسی پرورش پر یہی لقب معروف تھا۔ (ص:۳۵)

(۲)...... امام شافعیؒ ۱۵۰ھ (۷۶۷ء) میں غزّہ میں جو عسقلان (مصر) کا ایک قصبہ ہے پیدا ہوئے۔ (۱۵۰ھ وہی سال ہے جس سال امام اعظم ابوحنیفہؒ کا انتقال ہوا) دو سال کی عمر میں ان کی والدہ ان کے اصل خاندان میں مکہ مکرمہ لے آئیں جہاں انہوں نے علم حاصل کرنا شروع کیا سترہ سال کی عمر میں یہ ھذیل اور دوسرے عرب قبائل کی طرف گئے تا کہ ان سے عربی زبان میں اعلیٰ مہارت حاصل کریں۔ ۱۷۰ھ میں مدینہ منورہ آ کر امام مالکؒ سے کسب فیض کیا۔ ۱۸۰ھ کے لگ بھگ انہوں نے یمن کا سفر کیا۔ اس کے بعد عراق پہنچے اور امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد رشید امام محمد بن الحسن الشیبانی سے علم حاصل کیا۔ وہاں سے مصر پہنچے جہاں امام شافعیؒ کے علم و تفقہ کو لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ ۱۹۵ھ میں پھر بغداد تشریف لائے۔ اور ایک عرصہ یہاں مقیم رہے۔ ۱۹۸ھ میں واپس مصر گئے۔ اگلے سال ایک سفر اپنے وطن مکہ مکرمہ کا کیا پھر ۱۹۹ھ میں واپس مصر مقیم

ہو گئے یہاں تک کہ ۲۰۴ھ میں (۸۲۰ء) مصر ہی میں یہ آفتاب غروب ہو گیا۔

(۳)......فرمایا میں نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرلیا تھا اور دس سال کی عمر میں موطا یاد کر لی تھی۔

(۴)......فرمایا: بچپن میں اگر استاد کسی کو کوئی کلمہ یاد کراتا تو وہ مجھے یاد ہو جاتا تھا اور بالغ ہونے کے بعد میں دیہات (بدووں کے علاقہ) میں گیا وہاں قبیلہ ھذیل سے میں نے تین سال میں لغت سمجھی اور عربی ادب سیکھا۔[1] (ص:۵۵)

(۵)......امام شافعیؒ کے اساتذہ میں امام اُھل مدینہ مالکؒ بن انس، سفیان بن عینیہ، امام محمد بن الحسن الشیبانی، حضرت یحییٰ القطان، حضرت علی بن المدینی، اسماعیل بن ابراہیم المعروف بابن علیہ، حضرت فضیل بن عیاض، محمد بن عمر الواقدی جیسے نامور حضرات شامل ہیں۔

[2] (۶)......امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد رشید امام محمد بن الحسن الشیبانی کے بارے میں امام شافعیؒ کے چند اقوال علامہ عبدالحئیؒ لکھنویؒ نے ''تعلیق المجد'' میں سمعانی کی کتاب الأنساب سے نقل کئے ہیں:۔

الف......میں نے محمد بن الحسنؒ سے بڑھ کر عقلمند اور ان سے زیادہ فصیح شخص نہیں

(۱) قرآن وحدیث کا صحیح مفہوم ومطلب سمجھنے کے لئے عربی لغت وادب پر مہارت کس قدر ضروری ہے اس کا اندازہ اس ملفوظ سے کیا جاسکتا ہے کہ قبیلہ قریش سے تعلق رکھنے والے اس عربی النسل امام شافعیؒ نے کس طرح اس میں مہارت حاصل کی۔ امام محمد بن الحسن الشیبانی کا قول ہے کہ مجھے وراثت میں تیس ہزار دینار ملے تھے جن میں سے نصف رقم میں نے لغت اور شعر کے سیکھنے میں خرچ کی اور نصف فقہ اور حدیث حاصل کرنے میں۔ (بلوغ الامانی للشیخ محمد زاہد الکوثریؒ ص:۶)

(۲) ۶ نمبر کے لئے دیکھیں مقدمہ مؤطا امام محمد۔ اس سے پہلے اور بعد کے تمام نمبرات حسب سابق توالی التاسیس ہی سے منقول ہیں۔۱۲م

دیکھا جب وہ قرآن پڑھتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا کہ قرآن ان پر نازل ہوا ہے۔

ب...... فرمایا: میں نے امام محمد سے ایک اونٹ کے وزن کے برابر کتابوں کا علم حاصل کیا ہے۔

ج...... ایک شخص نے امام شافعیؒ سے عرض کیا کہ فقہاء آپ کی مخالفت کرتے ہیں فرمایا کیا تم نے کبھی کوئی فقیہ دیکھا بھی ہے؟ ہاں اگر امام محمد بن الحسن کو دیکھا ہو تو بات ہے۔

د...... فرمایا: میں نے جس سے بھی مناظرہ کیا اس کے چہرہ کا رنگ بدل گیا سوائے امام محمد بن الحسن کے۔

ہ...... فرمایا: تین آدمی فرشتوں کے برابر تھے محمد بن الحسن فقہ میں، امام کسائی نحو میں، امام اصمعی شعر میں۔

(۷)...... امام شافعیؒ کے شاگردوں میں امام احمد بن حنبل، قتیبہ بن سعید، یحییٰ بن اکثم، علی بن المدینی، حمیدی، الزعفرانی، مزنی، ربیع بن سلیمان، یونس بن عبدالاعلی، اسحاق بن راہویہ جیسے مشاہیر شامل ہیں۔

(۸)...... مزنی کہتے ہیں کہ امام شافعیؒ سے پوچھا گیا کہ علم میں آپ کیسی لذت محسوس کرتے ہیں؟ فرمایا: جب میں کوئی نئی بات سنتا ہوں تو میری خواہش ہوتی ہے کہ میرے جسم کے تمام اعضاء کے کان ہوتے اور سب اعضاء اس علم کی لذت محسوس کرتے۔ پوچھا گیا کہ آپ میں علم کی حرص کیسی تھی؟ فرمایا اس شخص سے کہیں زیادہ جو مال جمع کرنے میں حریص بھی ہو اور منہمک بھی۔ عرض کیا گیا کہ آپ نے علم کیسے حاصل کیا؟ فرمایا اس عورت کی طرح جس کا بچہ گم ہو گیا ہو اور وہ دیوانہ وار اُسے تلاش کر رہی ہو۔ (ص: ۱۰۶)

(۹)......فرمایا: میں نے یہ کتابیں تحریر کی ہیں اور اپنی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں کی، لیکن غلطی ضرور ہوگی۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافاً كثيراً﴾
لہذا اگر تم میری ان کتابوں میں کوئی بات کتاب و سنت کے خلاف پاؤں تو میں اس سے رجوع کرتا ہوں بلکہ میں نے رجوع کرلیا۔ (ص: ۱۰۷)

(۱۰)......فرمایا جو مسئلہ میں نے بیان کیا ہوا اور اس کے برخلاف صحیح حدیث موجود ہو تو میں اپنی زندگی میں اور مرنے کے بعد اس سے رجوع کرتا ہوں۔

(۱۱)......فرمایا: جو کتاب و سنت کی بات کرے وہ حق ہے اور اس کے سوا تو بُڑ بڑاہٹ ہے (یعنی بات غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی)

(۱۲)......فرمایا جب بھی میں نے کسی شخص کے سامنے کسی مسئلہ میں حجت شرعی پیش کی اور اس نے قبول کر لی، اس کی عظمت میرے دل میں بڑھ گئی۔

(۱۳)......ابوثور فرماتے ہیں کہ میں امام شافعیؒ کے مخالفوں میں سے تھا میں نے ان کی مجلس میں ان سے بطور مزاح ایک مسئلہ پوچھا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ایک مہینہ بعد میں ان کی خدمت میں واقعتہً سیکھنے کے لئے آیا تو فرمایا تمہارے اس پرانے مسئلہ کا یہ جواب ہے اور فرمایا میں نے اس وقت اس کا جواب اس لئے نہیں دیا کہ تم پوچھنے نہیں بلکہ مذاق اڑانے آئے تھے۔

(۱۴)......فرمایا جب میں نے کسی سے بحث مناظرہ کیا میں نے یہ چاہا کہ اسے خیر کی توفیق ہو، راہ ہدایت نصیب ہو، منجانب اللہ اس کی مدد ہو اور اللہ تعالی غلطیوں سے اس کی حفاظت رکھے۔ اور اس بحث میں میں نے کبھی یہ پرواہ نہیں کی

کہ اللہ تعالیٰ حق بات میری زبان سے جاری فرماتا ہے یا اس کی زبان سے۔ (یعنی اگر فریق مخالف حق بات کرتا تو اسے قبول کرنے میں مجھے کبھی عار نہ آتی)

(۱۵)......قتیبہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ امام محمد بن الحسن اور امام شافعیؒ کعبہ کے باہر بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی وہاں سے گذرا تو ان دونوں حضرات میں سے ایک نے دوسرے سے کہا چلو اس شخص کے بارے میں ہم اپنی فراست کا اندازہ لگائیں۔ان میں سے ایک نے کہا یہ درزی معلوم ہوتا ہے دوسرے نے کہا بڑھئی معلوم ہوتا ہے۔دونوں نے اس آدمی کے پاس کسی کو بھیجا وہ پوچھ کر آیا اور آ کر بتایا کہ وہ کہتا ہے کہ میں پہلے درزی تھا اور اب بڑھئی ہوں۔

(۱۶)......امام شافعیؒ افسوس کا اظہار فرماتے تھے کہ مسلمانوں نے علم طب میں مہارت حاصل نہیں کی اور علم کا تہائی حصہ یہود ونصاریٰ کے سپرد کر دیا ہے۔[1] (ص:۱۱۸)

(۱۷)......فرمایا: میں نے جس سے جو علم بھی حاصل کیا اس میں ادب کو ملحوظ رکھا خواہ وہ حدیث ہو یا قرآن، نحو ہو یا کوئی اور فن۔اور یہ حسن ادب میری طبیعت میں داخل تھا یہاں تک کہ میں مدینہ منورہ پہنچا اور امام مالکؒ کی ہیبت اور ان کی مجلس کا وقار دیکھا تو اس میں اور اضافہ ہوا یہاں تک کہ میں کتاب کا صفحہ پلٹنے میں احتیاط کرتا تھا کہ اس کی آواز امام مالکؒ کو نہ پہنچے۔

(۱۸)......محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ سے بڑھ کر کم سے کم پانی میں مکمل بہترین وضو کرتے ہوئے کسی کو نہیں پایا۔محمد کہتے ہیں کہ اس کی وجہ امام شافعیؒ کا تفقہ تھا۔ (کیونکہ تفقہ کا تعلق صرف باتوں سے نہیں

---

(۱) معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو ہر ضروری فن میں کمال حاصل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مسلمان خود کفیل ہوں اور دوسروں کے محتاج نہ ہوں۔

بلکہ عملی زندگی سے ہے)۔

(۱۹)......امام شافعیؒ غیر معمولی طور پر بہت سخی تھے۔ ان کے ہاتھ سے کوڑا زمین پر گر گیا۔ ایک غلام نے اسے اٹھا کر اپنے کپڑے سے جھاڑ کر امام کی خدمت میں پیش کیا تو امام شافعیؒ نے اپنے خادم سے کہا جتنے دینار تمہارے پاس ہیں وہ انہیں دیدو۔ سات یا نو دینار (سونے) کے نکلے جو اسے دیدیئے۔ اسی لئے ربیع کہتے تھے کہ ہم نے سخی لوگوں کے بارے میں سنا تھا انہیں دیکھا نہیں تھا، ہاں امام شافعیؒ کو دیکھا تو سخاوت کا کچھ اندازہ ہوا۔ اپنے شہر مکہ مکرمہ یا مصر پہنچتے تو جو کچھ ہمراہ لاتے سب ہی تقسیم فرما دیتے۔

(۲۰)...... حسین بن علی الکرابیسی فرماتے ہیں کہ نے امام شافعیؒ کے ساتھ اسی (۸۰) راتیں گذاریں میں نے دیکھا کہ وہ تقریباً تہائی رات عبادت اور نفلوں میں گذارتے اور ایک رکعت میں تقریباً پچاس کے قریب آیات تلاوت کرتے جس میں خشوع وخضوع ہوتا، گریہ والتجا ہوتی اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں ہوتیں۔

(۲۱)......فرمایا: جو تمہارے سامنے کسی کی چغل خوری کرے گا وہ تمہاری بھی چغل خوری کرے گا اور جو تمہارے سامنے دوسروں کی باتیں نقل کرے گا وہ دوسروں کے سامنے تمہاری باتیں بھی ضرور نقل کریگا۔ اور جو شخص تم سے خوش ہو کر تمہاری ایسی باتوں کی تعریف کرے گا جو تم میں نہیں تو وہ ناراض ہو کر تم میں ضرور ایسے عیوب نکالے گا جو تم میں نہیں۔ (ص:۶ ۱۳)

(۲۲)......فرمایا تین کام بہت سخت ہیں:

۱......پیسہ کی کمی کے وقت سخاوت کرنا۔

۲......تنہائی میں پرہیزگار رہنا۔

۳......اور جن سے خوف ہو یا امید ہو ان کے سامنے حق بات کہنا۔ (ص: ۷ ۱۳)

(۲۳)......امام شافعیؒ دراز قد گندمی رنگ کے خوبصورت چہرہ والے تھے۔ ناک بلند تھی اور رخساروں پر گوشت کم تھا۔ ڈاڑھی پر مہندی کا خضاب لگانے کا معمول تھا۔ دانتوں کے درمیان کچھ خلا تھا۔ آخر عمر میں بیمار رہے[۲] بالخصوص بواسیر کی شکایت رہی۔ آواز بہت عمدہ تھی، بحر بن نصر خولانی فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کے زمانے میں ان سے زیادہ متقی، پرہیزگار اور حسین قرآن پڑھنے والا کوئی نہیں پایا۔ نرم مزاج ہونے کے باوجود انکی ہیبت بہت تھی۔ ربیع فرماتے ہیں کہ میں نے ابو یعقوب البویطی سے کہا کہ امام شافعیؒ آپ سے بہت محبت کرتے تھے لیکن میں دیکھتا تھا کہ آپ ان سے ڈرتے ہیں تو آپ ان سے سوال کرنے میں کیوں ڈرتے ہیں؟ فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ امام شافعیؒ بہت نرم مزاج اور متواضع تھے لیکن میں کیا مصر کے تمام بڑے لوگ ان سے مرعوب ہونے تھے اور مجھے تو ان سے بات کرتے ہوئے کپکپی طاری ہو جاتی تھی۔

امام شافعیؒ خالص عرب تھے بلکہ قبیلہ قریش سے تعلق رکھتے تھے اور مطلب کی اولاد میں سے تھے اس طرح عبد مناف میں جا کر ان کا سلسلہ نسب رحمۃ للعالمین ﷺ کے نسب سے جا ملتا ہے۔ عرب اور قریش سے تعلق رکھنے کی وجہ سے فصاحت و بلاغت میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے تھے کہ میں نے امام شافعیؒ کو لوگوں میں سب سے زیادہ فصیح پایا ہے۔

(۲۴)......امام شافعیؒ ۱۵۰ھ میں مصر کے شہر عسقلان یا غزہ میں

---

(۱) اس نمبر میں درج تمام تفصیلات امام ابن الصلاح (۵۷۷۔۶۴۳) کے مختصر سے رسالہ "حلیۃ الامام الشافعیؒ" (طبع دار البصائر دمشق ۱۴۰۱ھ) سے ماخوذ ہیں۔

(۲) امام مالکؒ بھی آخر حیات میں خاصے بیمار رہے ہیں حتی کہ مسجد آنے کا معمول بھی ترک ہو گیا تھا۔

(۳) نمبر ۲۴ سے شروع ہونے والی معلومات امام ابن أبي حاتم الرازیؒ (۲۴۰۔۳۲۷) کی تصنیف "آداب الشافعیؒ ومناقبہ" طبع دار الکتب العلمیہ سے ماخوذ ہیں کچھ اضافہ محمد ابو زہرہ کی کتاب سے بھی لیا گیا ہے۔

پیدا ہوئے جہاں ان کے والد حجاز سے منتقل ہوئے تھے۔ان کے والد کا جلد ہی انتقال ہوگیا تو ان کی والدہ فاطمہ بنت عبداللہ نے انہیں لے کر مکہ مکرمہ منتقل ہوگئیں تا کہ ان کے خاندانی نسب و شرافت کی حفاظت کر سکیں مکہ مکرمہ میں ''شعب الخیف'' کے علاقہ میں ان کا قیام ہوا۔ ان کے ایک عزیز کمانے میں مصروف تھے انہوں نے انہیں بھی اپنے ساتھ لگانے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں علم کے لئے قبول کرنا تھا اس لئے ان کی رغبت طلب علم میں، ہی اور فقر و فاقہ اور یتیمی کی مشکلات کے ساتھ انہوں نے بڑی مشقتوں سے علم حاصل کیا۔

(۲۵)......فرمایا: کہ مجھے بچپن میں دو چیزوں کا شوق تھا، تیراندازی کا اور طلب علم کا۔ تیراندازی میں تو مجھے ایسی مہارت ہوئی کہ دس کے دس تیر ٹھیک ٹھیک نشانہ پر جا کر لگتے۔اس کے بعد امام شافعیؒ خاموش ہوگئے تو شاگرد عمرو بن سواد نے عرض کیا ''واللہ، علم میں آپ کی مہارت تیراندازی کی مہارت سے کہیں زیادہ ہے'' (ص:۲۳)

(۲۶)......امام شافعیؒ نے فرمایا کہ میں امام مالکؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مؤطا کی احادیث مجھے حفظ تھیں میں نے امام مالکؒ سے عرض کیا کہ میں آپ سے مؤطا کا سماع کرنا چاہتا ہوں فرمایا ایسا آدمی تلاش کر کے لاؤ جو میرے سامنے پڑھ سکے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے ہی پڑھنے کی اجازت دیدیں فرمایا نہیں (معلوم نہیں تم کیسا پڑھو گے؟) کسی اور کو لے آؤ، میں نے پھر اپنے لئے ہی اجازت طلب کی تو فرمایا اچھا پڑھنا شروع کرو۔ میں نے پڑھنا شروع کیا تو سنتے رہے یہاں تک کہ پوری مؤطا میں نے سنائی۔

(۲۷)......امام شافعیؒ نے فرمایا کہ امام مالکؒ کو میری قرأت محبوب تھی۔امام احمد بن حنبلؒ نے اس کی وجہ ارشاد فرمائی کہ امام شافعیؒ کی آواز بھی عمدہ

تھی اور ان کے فصیح ہونے میں تو کوئی شبہ ہی نہ تھا۔

(۲۸)......امام شافعیؒ نے امام مالکؒ سے استفادہ کے علاوہ امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد رشید امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ سے بھی خوب استفادہ کیا چنانچہ فرمایا: میں نے محمد بن الحسنؒ سے ایک بختی (طاقتور مضبوط) اونٹ کے بوجھ کے برابر علم حاصل کیا ہے اور یہ وہ علم ہے جو صرف میں نے سنا ہے (یعنی ان کی کتابیں جو پڑھیں اور ان کے علوم جن سے میں نے استفادہ کیا وہ اس کے علاوہ ہے) (ص:۳۳)

(۲۹)......اسحاق بن راھویہ فرماتے ہیں کہ ہم مکہ مکرمہ میں تھے وہاں امام شافعیؒ بھی تھے اور امام احمد حنبل بھی۔ مجھ سے امام احمد بن حنبلؒ نے کہا اے ابو یعقوب تم اس شخص (امام شافعی) کے پاس جا کر بیٹھا کرو۔ میں نے کہا اس سے کیا فائدہ ہوگا؟ جبکہ ان کی عمر میری عمر کے برابر ہے اور کیا میں ابن عُیینہ اور سعید المقبری کو رہنے دوں؟ فرمایا امام شافعیؒ کا تفقہ تم سے رہ جائے گا۔ جبکہ ان لوگوں کی روایتیں تو تمہیں مل ہی جائیں گی۔ (:۴۳)

(۳۰)......فضل بن زیاد البزار کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو حج میں تلاش کیا تو انہیں شافعی کی مجلس میں پایا۔ امام شافعیؒ اس وقت جوان ہی تھے میں نے امام احمدؒ سے کہا کہ اس جوان کی وجہ سے آپ نے مشائخ حدیث ابن عیینہ، زہری اور عمرو بن دینار کی مجالس ترک کردی ہیں؟ فرمایا: خاموش رہو اگر کوئی حدیث تمہیں سند عالی سے نہ بھی ملے تو سند نازل سے مل جائے گی لیکن اگر ان صاحب کی عقل تم سے رہ گئی تو وہ تمہیں نہیں ملے گی[1]۔ (ص:۵۹)

---

(۱) معلوم ہوا کہ روایت سے درایت کی اہمیت زیادہ ہے، اسی لئے فقہاء کی صحبت پر زور دیا جاتا ہے جو دین کی صحیح سمجھ رکھتے ہوں۔ ۱۲م

(۳۱)...... یونس بن عبدالاعلی فرماتے ہیں کہ بیماری کی جو شدت امام شافعیؒ کو پیش آئی وہ میں نے کسی اور پر نہیں دیکھی۔ میں خدمت میں حاضر ہوا تو وہ تکلیف میں تھے مجھ سے فرمایا کہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۲۰ کے بعد سے پڑھنا شروع کرو مگر آہستہ آہستہ جب میں جانے لگا تو فرمایا کہ مجھے دعا میں بھولنا نہیں۔ تکلیف زیادہ ہے۔ (ص:۷۷)

(۳۲)...... مزنیؒ فرماتے ہیں کہ میں امام شافعیؒ کے مرض وفات میں ان کے پاس گیا۔ میں نے پوچھا آپ کا کیا حال ہے فرمایا دنیا سے جارہا ہوں، دوستوں کو چھوڑ رہا ہوں، موت کا پیالہ پینا ہے، اللہ تعالیٰ کے پاس جانا ہے اور اپنے برے اعمال کا ڈر ہے، کچھ علم نہیں کہ میری روح جنت میں جائے گی؟ تو اسے مبارک باد دوں یا دوزخ میں؟ کہ اس سے تعزیت کروں۔ پھر رونے لگے اور آسمان کی طرف دیکھ کر یہ شعر پڑھے ۔

إليک الـــه الــخـلـق أرفـع رغبتـی
وان کـنــتُ یــاذالـمـن والـجود مجـرمـا
تــعــاظــمــنــی ذنبـی، فـلـمـا قـرنتـه
بـعـفـوک ربـی کـان عـفـوک أعـظـمـا
ولــمــا قسـا قـلبی وضـاقـت مـذاهبـی
جـعـلـت رجـاء ی نـحـو عـفـوک سلّمـا
فـمـازلـتَ ذاعـفـو عـن الذنـب لـم تـزل
تـــجـود وتـعـفـو مـنــةً و تــكــرمــا

اے مخلوق کے پروردگار میں آپ ہی سے دعا کرتا ہوں اے پیکر احسان وعطا اگرچہ میں مجرم ہوں۔ میرے گناہ بھی بہت زیادہ ہیں

لیکن جب میں ان گناہوں کا آپ کی مغفرت سے مقابلہ کرتا ہوں تو
آپ کی مغفرت بڑھی ہوئی ہے۔ میرا دل سخت ہو گیا۔ راستے چاروں
طرف سے بند ہو گئے اب تو امید مغفرت ہی میرے لئے زینہ ہے
آپ تو ہمیشہ سے معاف کرتے چلے آئے ہیں آپ کا عفو و مغفرت
مسلسل ہے جو سراپا احسان و کرم ہے۔
(من حواشی الکتاب المذکور للشیخ عبدالغنی۔ص:۷۷)

(۳۳)...... ربیع بن سلیمان فرماتے ہیں کہ جس رات امام شافعیؒ کا انتقال ہوا ہم مغرب کی نماز کے وقت ان کے پاس تھے ان کے چچازاد بھائی نے ان سے عرض کیا کہ کیا ہم نماز پڑھنے چلے جائیں؟ مزاحاً فرمایا کہ کیا میری روح نکلنے کا انتظار ہے؟ ہم نماز پڑھ کر واپس آئے تو ہم نے پوچھا آپ نے نماز پڑھ لی۔ فرمایا جی ہاں۔ سردی کا زمانہ تھا امام شافعیؒ نے پانی منگوایا تو چچازاد بھائی (ابن یعقوب) نے کہا گرم پانی ملا دینا امام نے فرمایا نہیں! سادہ پانی دو اور اس میں سفر جل پھل (بہی) کا رس ملا دو۔ عشاء کے وقت امام اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

(۳۴)...... امام شافعیؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جتنے انبیاء علیہم السلام کو جو معجزات دیئے وہ حضور ﷺ کو بھی دیئے۔ عمرو بن سواد نے عرض کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا کیا گیا تھا (اور یہ بہ ظاہر حضور ﷺ کو نہیں دیا گیا) امام نے فرمایا: جس شہتیر سے ٹیک لگا کر حضور ﷺ خطبہ دیتے تھے منبر بننے کے بعد وہ شہتیر حضور ﷺ کی جدائی سے رونے لگا۔ یہ احیاء موتی سے بڑھ کر ہے (کیونکہ احیاء موتی میں تو صرف زندگی کو واپس لوٹانا ہے جبکہ لکڑی کے اندر حیاۃ کا پیدا کرنا ہے جو اہم تر ہے)

(۳۵)...... یونس بن عبدالأعلی فرماتے ہیں کہ ہم ایک میت پر گئے انتقال

ہو چکا تھا اور اس پر کپڑا ڈال دیا گیا تھا۔ امام شافعیؒ نے دیکھا تو بے ساختہ فرمایا:

''اے اللہ آپ اس سے بے نیاز ہیں لیکن یہ آپ کا محتاج ہے آپ اس کی مغفرت فرما دیجئے''۔ (ص:۸۵)

(۳۶)......فرمایا: واللہ میں نے جب کسی سے مناظرہ کیا کبھی یہ خواہش نہیں رکھی کہ اس سے غلطی سرزد ہو اور جو علم مجھے عطا ہوا میری یہ خواہش رہی کہ یہ علم ہر شخص کے پاس ہو اور اس کی نسبت میری طرف نہ کی جائے [1]۔ (ص:۹۱۔ ۹۳)

(۳۷)...... ربیع بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں امام شافعیؒ کی خدمت میں گیا وہ بیمار تھے انہوں نے اپنی تصانیف کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ میری خواہش یہ رہی ہے کہ مخلوق کو دین کا صحیح علم ہو جائے اور ان میں سے کوئی بات میری طرف منسوب نہ کی جائے۔

(۳۸)......حرملۃ بن یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو سنا وہ فرماتے تھے کہ میری تمنا ہے کہ جو علم مجھے حاصل ہے وہ لوگ سیکھ لیں، مجھے اس پر ثواب تو ملے لیکن وہ اس پر میری تعریف نہ کریں۔

(۳۹)......علم دین کی تلاش نفل نماز سے افضل ہے۔ (ص:۹۷)

(۴۰)......اندھا دھند (بغیر سوچے سمجھے) علم حاصل کرنے والے کی مثال رات میں لکڑیاں جمع کرنے والے (حاطب لیل) کی سی ہے وہ گٹھا اٹھا لیتا ہے، ہو سکتا ہے اس میں سانپ اژدھا بھی ہو جو اسے ڈس لے [2]۔ (ص:۱۰۰)

---

(۱) یہ ملفوظ بھی عجیب بلکہ حیرت انگیز ہے لیکن امام شافعیؒ صدق و اخلاص اور تزکیہ وتقویٰ کے جس درجہ علیاء پر فائز تھے اس کی کچھ نشاندہی کرتا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ ورضی عنہ وأرضاہ

(۲) اس سے بھی معلوم ہوا کہ علم میں درایت کی بڑی اہمیت ہے۔

(۴۱)......ربیع بن سلیمان مراوی فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ رمضان المبارک میں ساٹھ قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے۔

(۴۲)......امام شافعیؒ نے مکہ مکرمہ کے ایک سفر کے پیش نظر اپنے اعلی بغدادی کپڑے دھونے کیلئے دیئے۔ دھوبی کی دکان میں آگ لگی تو دکان سمیت وہ کپڑے بھی جل گئے۔ دھوبی کچھ لوگوں کو لے کر آیا تاکہ امام شافعیؒ اس کے کپڑوں کی قیمت ادا کرنے میں اسے کچھ مہلت دیدیں۔ امام شافعیؒ نے فرمایا اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف بھی ہے اور تفصیل بھی۔ میں یہ سب نقصان تمہیں معاف کرتا ہوں۔

(۴۳)......حارث بن سریج فرماتے ہیں کہ میں امام کے ساتھ ہارون رشید کے ایک قریبی ملازم کے گھر گیا۔ کمرہ میں خالص ریشم کا فرش بچھا ہوا تھا۔ امام شافعیؒ دروزاہ میں کھڑے ہوگئے اسے دیکھتے رہے پھر واپس پلٹے اور فرمایا اس کا استعمال جائز نہیں۔ میزبان انہیں دوسرے کمرہ میں لے گیا جہاں قیمتی ارمنی قالین بچھا ہوا تھا۔ امام شافعیؒ کمرہ میں تشریف لے گئے اور اسے فرمایا کہ دیکھو وہ حرام تھا اور یہ حلال ہے حالانکہ یہ قیمت اور خوبصورتی میں اس سے زیادہ ہے۔ (معلوم ہوا کہ اصل چیز حلال وحرام کے احکام پر عمل کرنا ہے) (ص: ۱۰۴)

(۴۴)......فرمایا کہ سولہ سال سے میں نے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا کیونکہ خوب پیٹ بھر کر کھانا کھانا بدن کو بھاری بناتا ہے۔ دل کو سخت کرتا ہے، ذہانت میں کمی ہوتی ہے، نیند زیادہ آتی ہے اور ایسا شخص عبادت میں سست ہوتا ہے۔

(۴۵)......فرمایا: میں نے امام محمد بن الحسن الشیبانی کے علاوہ کوئی موٹا آدمی عقل مند نہیں پایا۔ (بہ ظاہر امام محمد کا موٹاپا غیر اختیاری ہوگا جس پر کوئی ملامت نہیں۔ ۱۲ محمود)

(۴۶)......فرمایا: جان بوجھ کر نشہ استعمال کرنے والا مرفوع القلم نہیں، ہاں مجنون مرفوع القلم ہے اس لئے زہری فرماتے تھے کہ نشہ کرنے والے کی طلاق واقع ہے۔

(۴۷)......فرمایا: زندگی میں تین مرتبہ مجھ پر فقر و فاقہ کا دور آیا، گھر کے زیورات بھی بک گئے، لیکن میں نے قرض لے کر کوئی چیز رہن نہیں رکھی۔

(۴۸)......فرمایا صحیح طالب علم تو مفلس ہی ہوتا ہے۔[1] ربیع کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ اگر مناسب مالدار ہو تو وہ بھی نہیں، فرمایا وہ بھی نہیں۔

(۴۹)......امام شافعیؒ اعتقادی مسائل میں فضول گفتگو کو سخت ناپسند فرماتے تھے، فرمایا کرتے کہ جو شخص ایسی گفتگو کرتا ہو اس کے پاس مت جاؤ خواہ وہ ہوا میں اڑتا ہو یا پانی پر چلتا ہو۔

(۵۰)......فرمایا: شرک کے علاوہ ہر گناہ کی مغفرت کی امید ہے لیکن گمراہی کا معاملہ بہت سخت ہے۔

(۵۱)......فرمایا: کہ میں نے گمراہ لوگوں میں رافضیوں سے بڑھ کر جھوٹا کسی کو نہیں پایا۔ (:۱۸۷)

(۵۲)......فرمایا: لوگ فقہ میں اہل عراق کے محتاج ہیں۔ (۲۱۰)

(۵۳)......فرمایا: ہمارے بعض لوگ مسائل میں امام ابوحنیفہؒ کی شان کم کرنا چاہتے ہیں حالانکہ ان کی شخصیت کو پہچان لینا ہی ان لوگوں کے لئے کافی ہے۔ (ص:۲۱۱)

(۵۴)......فرمایا: اصل تو قرآن و سنت ہے ہاں یہ دونوں نہ ہوں تو کتاب و سنت پر قیاس کی اجازت ہے اور فرمایا کہ اجماع کا درجہ خبر واحد سے بڑھا ہوا ہے۔ (ص:۲۳۲)

---

(۱) وجہ ظاہر ہے کہ افلاس میں پوری توجہ علم کی طرف رہتی ہے جبکہ پیسے پاس ہوں تو ذہن طرح طرح کی اشیاء، لذات و تنعمات میں پراگندہ رہتا ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے۔۱۲م

(۵۵)......فرمایا جس طرح نگاہ کی ایک حد ہے جس سے آگے وہ کام نہیں کرتی اسی طرح عقل کی بھی ایک حد ہے جس سے آگے وہ بیکار ہے۔ [۱]

(۵۶)......انسانوں کو قابو رکھنا جانوروں کے قابو رکھنے سے کہیں زیادہ سخت ہے۔

(۵۷)......حرملہ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو یہ شعر پڑھتے سنا:

ولا تعطين الرأى من لا يريده
فلا أنت محمود ولا الرأى نافعه

جو شخص تمہاری رائے کا خواہشمند نہ ہو اسے مشورہ مت دو، نہ تمہاری تعریف ہوگی اور نہ تمہاری رائے اسے فائدہ دے گی۔

(۵۸)......یونس بن عبدالاعلیٰ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: تم سارے لوگوں کو درست نہیں کر سکتے لہٰذا وہ کام کرو جس میں تمہاری اپنی خیر ہو۔

(۵۹)......امام شافعیؒ نے نقل کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے جنگ صفین کے شہداء کے بارے میں سوال کیا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا:

''ان کے خون سے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ پاک صاف رکھے میں اپنی زبان ان کے خون سے رنگنا نہیں چاہتا''۔ (ص:۳۱۴)

(۶۰)......فرمایا: اصل علم تو دو ہی ہیں فقہ اور طب۔ (یعنی ایک میں روح کی حیات ہے اور دوسرے میں جسم کی حیات)

(۶۱)......فرمایا ایسے علاقہ میں نہیں رہنا چاہئے جہاں دینی مسئلہ بتانے والا عالم اور جسم کا علاج کرنے والا طبیب موجود نہ ہو۔ (ص:۳۲۲)

---

(۱) وہاں وحی کے سوا کوئی اور چیز کام نہیں دیتی۔۱۲م

(۶۲)......فرمایا: دوا خوب پہچان کر کے اور سوچ سمجھ کر کھانی چاہئے۔
(ص:۳۲۳)

(۶۳)......فرمایا: میں نے حافظہ کی تقویت کے لئے ایک سال لبان (گوند) استعمال کیا لیکن اس کے نتیجہ میں مجھے ایک سال جریانِ دم کی شکایت رہی۔

[1] (۶۴)......امام شافعیؒ، امام مالکؒ کے شاگرد رشید تھے، امام شافعیؒ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے اپنے اساتذہ میں امام مالکؒ جیسی شخصیت کوئی اور دیکھی ہے؟ فرمایا کہ جو لوگ عمر اور علم میں ہم سے بڑے ہیں ہم نے ان سے سنا ہے کہ انہوں نے امام مالکؒ جیسی شخصیت کوئی اور نہیں دیکھی تو ہم کہاں دیکھ پاتے۔

(۶۵)...... امام مالکؒ کی اس دینی اور علمی عظمت کے اعتراف کے باوجود امام شافعیؒ نے ان کے مسائل کے خلاف کتاب لکھی تو فرمایا میں اس کام کو ناپسند کرتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ سے ایک سال استخارہ کے بعد یہ قدم اٹھایا۔ امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ اس کتاب کے لکھنے کی ایک وجہ یہ ہوئی کہ امام شافعیؒ کو اطلاع پہنچی کہ امام مالکؒ کی ایک ٹوپی اندلس میں لوگوں کے پاس ہے اور لوگ اس ٹوپی کا وسیلہ بنا کر بارش طلب کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے مقابلہ میں امام مالکؒ کے اقوال کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں تو امام شافعیؒ نے فرمایا کہ امام مالکؒ بہر حال ایک انسان تھے جن سے خطا اور غلطی ہو سکتی ہے اس کے بعد امام شافعیؒ نے یہ کتاب تحریر کی۔ (ص:۵۱)

(۶۶) علم کلام کی فضول بحثوں میں مشغول ہونے والوں کے بارے میں امام شافعیؒ نے فرمایا: ان کے بارے میں میرا فیصلہ یہ ہے کہ چھڑی سے ان کی پٹائی

---

(۱) نمبر ۶۴ سے شروع ہونے والے ملفوظات امام فخر الدین الرازی (متوفی: ۶۰۶ھ) کی کتاب "مناقب الامام الشافعی" (طبع مکتبۃ الکلیات الازھریۃ ۱۴۰۶ھ) سے لئے گئے ہیں۔

کی جائے ، اونٹوں پر الٹے منہ انہیں سوار کرایا جائے اور قبائل میں انہیں پھرا کر یہ اعلان کیا جائے کہ یہ سزا ہے ان لوگوں کی جنہوں نے کتاب وسنت کو ترک کیا اور علم کلام کی فضول بحثوں میں اپنا وقت ضائع کیا۔ (ص:۹۹)

(۶۷)......فرمایا عقل مند وہ ہے جسے اس کی عقل ہر برے کام سے روکے۔

(العاقل من عقله عقله عن كل مذموم) (ص:۳۳۷)

(۶۸)......فرمایا شرافت کے چار ستون ہیں:

۱......حسن اخلاق
۲......تواضع
۳......سخاوت
۴......عبادت گذاری

(۶۹)......فرمایا: لوگوں کے ساتھ بہت میل جول رکھنے سے برے لوگوں کی صحبت ملتی ہے اور میل جول بالکل ختم کر دینے سے دشمنیاں پیدا ہوتی ہیں لہذا دونوں چیزوں کے درمیان اعتدال اختیار کرو۔

(۷۰)......فرمایا: ہوشیار عقل مند وہ ہے جو ہوش مندی کے ساتھ تغافل بھی اختیار کرے۔

(۷۱)......فرمایا: جو اپنے بھائی کو خاموشی سے نصیحت کرے اس نے نصیحت کی اور جس نے سب کے سامنے نصیحت جھاڑی اس نے اسے رسوا کیا۔

(۷۲)......فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے آپ کو تیر کی طرح بالکل سیدھا بھی کرے تب بھی کوئی نہ کوئی اس کا دشمن ضرور ہوگا۔

(۷۳)......فرمایا: تفریح میں باوقار رہنا بے وقوفی کی علامت ہے۔

(۷۴)......فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے حکمت کا نور عطا کرے اسے حتی الامکان خلوت اختیار کرنی چاہئے، کھانا کم کھانا چاہئے، بیوقوفوں کے ساتھ میل جول نہ رکھے اور ان علماء سے دور رہے جو نا انصاف اور بے ادب

ہوں۔ (ص: ۳۴۱)

(۷۵)......فرمایا: اے ربیع فضول بات مت کرو اور یاد رکھو جب بات تم نے منہ سے نکال دی تو وہ تمہاری مملوکہ نہیں رہی بلکہ تم اس کے مملوک ہو گے۔ (یعنی اس بات کے تمام نتائج کے تم ذمہ دار ہو گے)

(۷۶)......ایک عالم سے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تمہیں نور علم عطا کیا اسے گناہوں کی ظلمت سے مت بجھانا۔

(۷۷)......فرمایا: عام لوگوں کا فقر مجبوری کا ہوتا ہے جبکہ علماء کا فقر ان کے اپنے اختیار سے ہوتا ہے۔ (یعنی وہ دنیا کمانا چاہیں تو کما سکتے ہیں لیکن علم کی مشغولیت کو دنیا پر ترجیح دے کر قناعت کی زندگی اختیار کر لیتے ہیں) (ص: ۳۴۲)

(۷۸)......لوگوں نے امام شافعیؒ سے پوچھا کہ مصیبت پر صبر کرنا افضل ہے یا نعمتوں پر شکر ادا کرنا، فرمایا: اگر آزمائشوں میں صبر کے بعد نعمتوں پر تمکین اور ان پر شکر ہو تو وہ زیادہ افضل ہے کیونکہ تمکین انبیاء علیہم السلام کا مقام ہے اور تمکین آزمائشوں سے گذرنے کے بعد ہی ہوتی ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آزمائشوں میں ڈالا پھر تمکین (یعنی نعمتوں پر استقامت) عطا کی۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں آزمائشوں میں ڈالا گیا پھر تمکین عطا ہوئی، حضرت ایوب علیہ السلام کو امتحانات سے گذارا گیا پھر تمکین عطا ہوئی:

ووهبنا له أهله ومثلهم معهم رحمة منا

اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کو آزمائشوں سے گذار کر وہ سلطنت عطا کی گئی جو کسی اور کو نہ ملی۔ (ص: ۳۷۴)

(۷۹)......فرمایا: اگر میں قوت حافظہ کی طرف توجہ کرتا جیسا کہ محدثین کرتے ہیں تو دنیا میں میرا مقابل نہ ہوتا۔ امام فخر الدین رازیؒ، امام شافعیؒ کے اس قول کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ قوت فہم قوتِ حافظہ سے مختلف چیز ہے اور حکماء کا مقولہ ہے کہ ایک شخص میں دونوں باتیں اعلیٰ درجہ کی جمع نہیں ہو پاتیں، کیونکہ فہم کا

تقاضا ہے کہ دماغ میں رطوبت زیادہ ہو۔ اور حافظہ کا تقاضا ہے کہ دماغ میں یبوست زیادہ ہو اور ان دونوں کا جمع ہونا ہی ناممکن ہے۔ (ص:۳۵۱)

(۸۰)......فرمایا: میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ کبھی اللہ کی قسم نہیں کھائی، نہ سچی نہ جھوٹی، اور بیس سال سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

(۸۱)......فرمایا: نبوت کے بعد علم دین اور فقہ سے بڑھ کر کوئی نعمت افضل نہیں۔

(۸۲)......فرمایا: مال و دولت اور عزت نفس کے ساتھ علم حاصل نہیں ہوتا ہاں جو شخص علم حاصل کرے اور اس کے لئے ذلت اور فقر و فاقہ کی تنگی برداشت کرلے اور تواضع کے ساتھ علماء کی خدمت کرتا رہے وہ کامیاب ہو جائے گا۔ (ص:۳۵۷)

(۸۳)......ربیع بن سلیمان کہتے ہیں کہ جب امام شافعیؒ واپس مصر تشریف لے گئے تو میں بھی ہمراہ تھا وہاں انہوں نے ایک خط لکھا اور مجھ سے کہا کہ اے ربیع یہ خط بغداد جا کر (امام) احمد بن حنبل کو دیدو اور خط کا جواب بھی ان سے لانا۔ ربیع کہتے ہیں کہ میں خط لے کر بغداد پہنچا۔ صبح کی نماز میں امام احمد بن حنبل کی خدمت میں حاضر ہوا، فجر کی نماز کے بعد جب وہ محراب سے واپس پلٹے تو میں نے سلام عرض کیا اور خط پیش کیا اور عرض کیا یہ خط آپ کے بھائی شافعیؒ نے مصر سے بھیجا ہے۔ امام احمدؒ نے پوچھا تم نے اسے پڑھا ہے میں نے عرض کیا نہیں تو امام احمد حنبلؒ نے خط کی مہر توڑی اور خط پڑھا تو آنسوؤں سے ان کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ میں نے عرض کیا کیا بات ہے؟ تو فرمایا کہ امام شافعیؒ نے خط میں تحریر کیا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت کی ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ:

''ابو عبداللہ احمد بن حنبل کو خط لکھو، انہیں میرا سلام پہنچادو اور ان سے یہ کہنا کہ تمہیں ابتلا پیش آئے گا اور خلق قرآن کے قول پر مجبور کیا جائے گا تم یہ بات قبول نہ کرنا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

تمہیں سربلندی عطافرمائیں گے۔"

ربیع کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ: بشارت ![1]، تو امام احمد نے اپنی قمیص اپنے جسم سے اتاری اور مجھے بطور انعام عطا کی میں نے امام احمد سے خط کا جواب لیا اور واپس مصر پہنچا اور جواب امام شافعیؒ کی خدمت میں پہنچا دیا۔ امام شافعیؒ نے پوچھا انہوں نے بطور انعام تمہیں کیا دیا۔ میں نے عرض کیا کہ جو قمیص وہ پہنے ہوئے تھے وہ انہوں نے عطا کی ہے۔ امام شافعیؒ نے فرمایا: وہ قمیص تم سے لے کر میں تمہیں غمزدہ نہیں کرنا چاہتا البتہ یہ چاہتا ہوں کہ تم اس قمیص کو پانی میں بھگودو اور وہ پانی مجھے دے دو۔[2] (ص:۳۶۷)

(۸۴)...... ۲۰۴ھ رجب کی آخری تاریخ تھی اور جمعہ کی شب تھی جب یہ آفتاب علم مصر میں غروب ہو گیا۔

رحمه اللّٰه تعالیٰ رحمة واسعة وجزاه اللّٰه عن الامة خير الجزاء من عنده.

(۸۵)...... امام شافعیؒ شاعر بھی تھے ان کا مطبوعہ دیوان علیحدہ بھی دستیاب ہے ان کے چند معروف اور آسان اشعار درج ذیل ہیں:

لا خير في حشو الكلام، اذا اُهتديت الى عيونه
والصمت اجمل بالفتى، من منطق في غير حينه
وعلى الفتى لطباعه، سِمة تلوح على جبينه

---

(۱) یعنی اس بشارت پہنچانے پر میرا انعام!

(۲) اس سے تبرک باٰثار الصلحاء کا جواز ثابت ہوا اور اگر گذشتہ ملفوظ نمبر ۶۵ کو سامنے رکھا جائے اور یہ ملفوظ بھی سامنے ہو تو صحیح موقف سمجھ میں آئے گا کہ ان تبرکات کی ایک حد ہے، نہ ان تبرکات کا انکار کیا جا سکتا ہے نہ انہیں ایک حد سے آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔ ۱۲م

المرء يحظى ثم يعلو ذكره حتى يُزيّن بالذى لم يفعل
وترى الشقى اذا تكامل عيبُه يشقى و يُنحل كل مالم يعمل

المرء ان كان عاقلا ورعا يشغله عن عيوبهم ورَعُه
كما العليل السقيم يشغله عن وجع الناس كلِّهم وجَعُه
ومنزلة السفيه من الفقيه كمنزلة الفقيه من السفيه
فهذا زاهد فى قرب هذا وهذا فيه ازهد منه فيه
اذا غلب الشقآء على سفيه تنطّع فى مخالفة الفقيه

شكوت الى وكيع سوء حفظى فأرشدنى الى ترك المعاصى
وأخبرنى بأن العلم نور ونور الله لا يهدى لعاصى

تعصى الاله و أنت تظهر حبه هذا محال فى القياس بديع
لو كان حبك صادقا لأطعته ان المحب لمن يحب مطيع
فى كل يوم يبتديک بنعمة منه وأنت لشكر ذاک مضيع

بقدر الكدتكسب المعالى ومن طلب العلا سهر الليالى
ومن رام العلا من غير كد أضاع العمر فى طلب المحال
تروم العِز ثم تنام ليلا يغوص البحر من طلب اللآلى

ان لله عبادا فطنا تركوا الدنيا وخافوا الفتنا
ونظروا فيها فلما علموا أنها ليست لحىّ وطنا
جعلوها لجّةً واتخذوا صالح الأعمال فيها سفنا